

شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ انوار الحق صاحب
ضبط و ترتیب: مولانا حافظ سلمان الحق حقانی

سلسلہ خطبات جمعہ

بیوی کے حقوق

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں زوجہ کے ساتھ خوشگوار زندگی گزارنے کا طریقہ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم! اما بعد! فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم
اللہ الرحمن الرحیم وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ (النساء: ۱۹) عن ابی ہریر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اکمل المومنین ایمانا
احسنهم خلقا، وخیار کم خیار کم لئنسائہم (الحديث)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کامل وہ ہے جس کا اخلاق اچھا ہو، اور تم میں بہتر
فخص وہ ہے جو اپنی عورتوں سے اچھے طریقے پر پیش آئے۔

محترم سامعین! پچھلے جمعہ آپ حضرات کے سامنے خاوند کے حقوق کے حوالے سے چند
معروضات پیش کرنے کا موقع ملا تھا، کہ خاوند گھر کا حکمران اور بادشاہ ہوتا ہے اور خاوند کی اطاعت
اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہوتی ہے، احادیث مبارکہ کی روشنی میں شوہر کے حقوق و آداب اور اس پر جو
اجر و ثواب و فوائد مرتب تھے آپ حضرات نے سماعت فرمائے۔ اگر ان ہی تعلیمات پر عمل شروع کیا
جائے تو ہمارے گھر خوشیوں اور راحت و سکون کے گہوارے بن جائیں۔

بہر حال میں نے آپ کے سامنے میاں بیوی کی مثال ایک سائیکل کے طور پر بیان کی تھی کہ
اگر سائیکل کا ایک ٹائر بھی خراب ہو جائے تو پھر وہ ناکارہ ہو کر سواری کے قابل نہیں ہوتی اسی طرح
اگر میاں بیوی میں ایک بھی ناکارہ (یعنی حقوق کی پاسداری نہ کریں) ہو جائے تو پھر زندگی کی سائیکل
نہیں چل سکتی۔ اسی لئے دین اسلام نے جس طرح خاوند کے حقوق ذکر کئے ہیں تو اسی طرح بیوی کو
بھی محروم و محکوم و معدوم نہیں چھوڑا بلکہ بیوی کو بھی حقوق سے مالا مال کر کے گھر کی ملکہ بنایا۔

بلا شک خاوند کو اللہ تعالیٰ نے بیوی پر برتری اور افضلیت عطا فرمائی ہے، اپنے کلام پاک میں اور اپنے رسول

صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے خاوند کو بیوی کا مالک و آقا قرار دیا ہے، لیکن اسے یہ اجازت نہیں دی کہ وہ اپنی اس برتری کو جب، جہاں اور جیسے چاہے استعمال کرتا پھرے، جس خالق و مالک نے جیسے چاہا خاوند کو برتری عطا فرمائی، اسی خالق و مالک نے جیسے چاہا خاوند کو اپنی طرف سے دی گئی برتری کے استعمال کے لیے حد بندی کر دی، پس اپنی حکمت سے اس نے خاوند کو عظمت دی اور اپنی حکمت سے اس کے لیے حدود مقرر فرمائیں اور خاوند کے لیے حکم فرمایا (وعاشروہن بالمعروف) اور ان کے ساتھ نیکی والا رویہ رکھتے ہوئے زندگی بسر کرو۔

عاشر کا لفظی معنی ہے مل جل کر زندگی بسر کرنا، اور میل جول برائی اور ظلم والا بھی ہوتا ہے اور نیکی اور بھلائی والا بھی، اللہ تعالیٰ نے خاوندوں کو یہ حکم دیا کہ اپنی بیویوں کے ساتھ نیکی، بھلائی اور خیر والی زندگی بسر کریں، نہ کہ برائی اور ظلم والی، یہ ایک عام حکم ہے جو زندگی کے ہر پہلو کو ڈھانپ لیتا ہے، چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک ارشاد ہے کہ

عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : خيركم خيركم لاهله وانا خيركم لاهلي (ترمذی)
حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ تم میں بہترین شخص وہ ہے جو اپنے اہل و عیال کیلئے بہتر ہو اور میں اپنے اہل و عیال کیلئے بہترین ہوں۔

اس حدیث کے ضمن میں ہم اپنی زندگی کی پڑتال کریں کہ ہمارا رویہ گھر میں کیسا ہے اور باہر کیسا؟ جب ہم گھر میں داخل ہوتے ہیں تو ہمارا رویہ سفاکانہ اور غصہ سے بھرپور ہوتا ہے لیکن جب گھر سے باہر لوگوں سے ملتے ہیں تو خوشی اور ہنسی مذاق سے فرصت نہیں ملتی۔ کیا یہ حق بیوی کا نہیں ہے کہ اس کے ساتھ بھی حدود کے اندر ہنسی مذاق کیا جائے ان کے ساتھ بھی تفریح کی جائے آئیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کی زندگی کا مطالعہ کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں اپنی بیویوں کے ساتھ کیسا رویا اختیار فرماتے تھے؟

عن عائشةؓ قالت والله رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يقوم على باب حجرتي والحبيشة يلعبون بالحرايب في المسجد ورسول الله صلى الله عليه وسلم يسترنى بردائه لانظر الى لعبهم بين اذنه وعاتقه ثم يقوم من اجلى حتى اكون انا التي انصرف فاقدروا قدر المجارية الحديثة السن الحريضة على اللهو (رواه البخارى)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ فرماتی ہیں کہ: خدا کی قسم میں نے یہ منظر دیکھا کہ (ایک روز) حبشی لوگ مسجد میں نیزہ ماری کا کھیل کھیل رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ان کا کھیل دکھانے کیلئے اپنی چادر کا پردہ کر کے میرے حجرے کے دروازے پر کھڑے ہو گئے (جو مسجد میں کھلتا تھا) میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے اور کان کے درمیان سے ان کا کھیل دیکھتی رہی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم میری وجہ سے مسلسل کھڑے رہے یہاں تک کہ (میرا جی بھر گیا) اور میں خود لوٹ آئی۔

اسی طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تفریح کے طور پر ایک بار حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ دوڑ لگائی احادیث کی کتابوں میں تفصیلی ذکر موجود ہے کہ

عن عائشۃؓ انھا كانت مع رسول اللہ ﷺ فی سفر فقالت فسابقته فسبقته علی رجلی فلما حملت اللحم فسابقته فسبقنی قال هذه بتلك السبقه (رواہ ابو داؤد)

حضرت عائشہ صدیقہؓ جو ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھیں کہتی ہیں کہ (اس سفر میں ایک موقع پر) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے پیروں کے ذریعہ دوڑی (یعنی ہم دونوں نے دوڑ میں باہم مقابلہ کیا) اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے نکل گئی پھر جب میں (عرصہ دراز کے بعد) فرہ ہو گئی تو پھر ہم دونوں کی دوڑ ہوئی اور اس مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے آگے نکل گئے چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس مرتبہ میرا آگے نکل جانا پہلی مرتبہ تمہارے آگے نکل جانے کے بدلہ میں ہے۔ (یعنی پہلی مرتبہ تم جیت گئی تھیں اس مرتبہ میں جیت گیا لہذا دونوں برابر رہے)

یہ روایت اپنی بیویوں کے ساتھ آنحضرت کے حسن معاشرت کی ایک مثال ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج کے ساتھ ایک مسرت اور خوشگوار زندگی بسر کرتے تھے اور اپنی بیویوں کے حق میں انتہائی مہربان اور ہنس کھتے تھے۔ نیز اس روایت میں ہمارے لئے یہ سبق ہے کہ اپنی گھریلو ماحول میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حسن سلوک و معاشرت کی روشنی میں اپنی بیویوں کے ساتھ خوشی اور باہمی پیار و محبت کے ساتھ زندگی بسر کی جائے۔

محترم حضرات! ان احادیث کی روشنی میں ہم سوچیں کیا ہم نے کبھی اس طرح دل لگی کے کام اپنے گھر میں کئے ہیں۔ ہم تو اپنی بیوی کے ساتھ ایسی بات کرنا بھی غیرت اور عار سمجھتے ہیں افسوس کی بات ہے کہ جو کام شریعت کے خلاف ہو اور حقیقتاً عار اور شرم کا ہو تو وہ کام بڑی جرأت کے ساتھ کرتے ہیں اور جن کاموں کی شریعت اجازت دیتی ہے بلکہ ثواب کے ہیں تو ان کاموں میں ہمارے لئے شرم و حیا رکاوٹ بن جاتے ہیں۔ لہذا اپنی بیویوں کے ساتھ دل لگی، تفریح اور ہنسی مذاق کے ساتھ وقت گزارنا چاہئے۔ شوہر پر لازم ہے کہ اگر بیوی کوئی غلطی کرے تو اس کو معاف کرے، اور تنبیہ کے طور پر کچھ کہے تو وہ بھی اکیلے میں بچوں کے سامنے یا اور لوگوں کے سامنے اس کے تذلیل نہ کرے۔ کیونکہ عورت میں کبھی ورثہ میں ملی ہے جیسا کہ حدیث مبارک میں ارشاد ہے کہ

عن ابی ہریرۃؓ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لولاء بنو اسرائیل لم یخنز

اللحم ولولا حوالہ تحن انثی زوجها الدھر (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے تو گوشت نہ سڑا کرتا اور اگر حوا نہ ہوتی تو عورت اپنے شوہر کے ساتھ خیانت (کچی) نہ کرتی۔

مطلب یہ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں ان کی قوم بنی اسرائیل کیلئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک میدان میں تیار خوراک کی صورت میں من و سلوی کا خوان نازل ہوتا تھا اس میں ان کو حکم تھا کہ جتنی ضرورت ہو اسی کے بقدر اس میں سے لیں جائیں اور زائد کو ذخیرہ نہ کریں۔ مگر بنی اسرائیل اپنی کج روی اور فطری لالچ کی وجہ سے یہ من و سلوی کو ذخیرہ کرنے لگے مگر قدرت کا کرنا ایسا ہوا کہ وہ جتنا من و سلوی ذخیرہ کرتے تو وہ تمام کا تمام سڑ جاتا تھا۔ چنانچہ ان کی اس نافرمانی (یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات پر عدم اعتماد) کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کیلئے گوشت کا سڑنا لازم کر دیا لہذا اسی بناء پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر بنی اسرائیل اس بُری عادت میں مبتلا نہ ہوتے تو ان کو یہ سزا نہ ملتی اور گوشت سڑنا نہ کرتا اور دوسری وجہ کہ حوا نہ ہوتی تو عورت اپنے شوہر سے کچی نہ کرتی، کیونکہ حضرت حوا نے حضرت آدم علیہ السلام کو جنت کا وہ درخت کھانے کی ترغیب دی جس سے اللہ تعالیٰ نے روک رکھا تھا اسی وجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کچی حضرت حوا سے سرزد ہو گئی تھی وہ ہر ایک عورت کا جزو بن گئی ہے اور اب ہر عورت میں کچی کا خمیر ہوتا ہے گویا ان کو یہ کچی میراث میں پہنچی ہے۔ اسی وجہ سے اگر کوئی غلطی اور ضد کرے تو احسن طریقے سے اس کو سمجھانا چاہئے

۔ اور اگر کوئی عیب دیکھیں تو اس کے مد مقابل خوبیوں پر نظر کر لیں کہ اس بیوی کی وجہ سے ہمارا ایمان محفوظ ہے۔ اسی بیوی کے ساتھ ہماری معاشرے میں عزت کا اضافہ ہوتا ہے۔ یہی بیوی ہمارے گھر کی حفاظت اور صفائی کے ساتھ ساتھ ہمارے بچوں کی پرورش اور تربیت کرتی ہے۔ ان خوبیوں کو مد نظر رکھ کر ان کے عیبوں پر چشم پوشی اختیار کرنے سے گھر کو گھر کا ماحول سکون اور اطمینان والا بن جائے گا۔ اس لئے عورت کے اچھے وصف کی طرف دیکھنا چاہئے۔ اس سے دل کو بھی تسلی ہوگی اور بدسلوکی کے راستے بھی بند ہونگے۔

حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ فرماتے تھے کہ ہمارے پاک و ہند کے معاشرے کی خواتین دنیا کی حوریں ہیں کیونکہ ان کے اندر وفاداری اور دیانتداری زیادہ ہوتی ہے۔ اور اپنے شوہر پر جان نثار ہونے والی ہیں اور ان کی نگاہ شوہر کے علاوہ کسی اور پر نہیں ہوتی۔ اس ضمن میں ایک بزرگ کا واقعہ بیان فرماتے ہیں۔ کہ اس بزرگ کی بیوی بہت زیادہ جھگڑنے والی تھی ہر وقت لڑتی تھی، جب گھر میں داخل ہوتے بس لعنت ملامت اور لڑائی شروع ہو جاتا، کسی صاحب نے ان بزرگ سے کہا کہ دن رات کی جھک جھک اور لڑائی آپ نے کیوں پالی ہوئی ہے، یہ قصہ ختم کر دیجئے اور طلاق دے دیجئے، تو ان بزرگ نے جواب دیا کہ بھائی! طلاق دینا تو آسان ہے، جب چاہوں گا دے دوں گا، بات دراصل یہ ہے کہ اس عورت میں اور تو بہت سی خرابیاں نظر آتی ہیں، لیکن اس کے اندر ایک وصف ایسا ہے جس کی وجہ سے میں اس کو کبھی نہیں چھوڑوں گا، اور طلاق نہیں دوں گا، وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے اندر وفاداری کا ایسا وصف رکھا ہے، کہ اگر بالفرض میں گرفتار ہو جاؤں اور پچاس سال تک جیل میں بند رہوں تو مجھے یقین ہے کہ میں اس کو جس کو نے میں بٹھا کر جاؤں گا، اسی کو نے میں بیٹھی رہے گی اور کسی اور کی طرف نگاہ اٹھا کر نہیں دیکھے گی اور یہ وفاداری ایسا وصف ہے کہ اسکی کوئی قیمت نہیں ہو سکتی۔

بہر حال ان بزرگ نے حقیقت میں اسی حدیث پر عمل کر کے دکھلایا کہ:

ان کرہ منها خلقا رضی منها آخر (مشکوٰۃ ج ۲، ص ۲۸۰)

یعنی اگر ایک بات اس عورت کی ناپسندیدہ ہے تو دوسری بات پسندیدہ بھی ہوگی، اس کی طرف دھیان اور خیال کرو، اور اس کے نتیجے میں اس کے ساتھ حسن سلوک کرو، ساری خرابی یہیں سے شروع ہوتی ہے کہ برائیوں کی طرف نگاہ ہوتی ہے، اچھائیوں کی طرف نگاہ نہیں ہوتی۔

حضرت مرزا مظہر جان جاناںؒ اور نازک مزاجی

حضرت مرزا مظہر جان جاناںؒ بڑے ولی اللہ گزرے ہیں ایسے نفیس نازک مزاج بزرگ تھے کہ اگر کسی نے صراحی کے اوپر گلاس ٹیڑھا رکھ دیا تو اس کو ٹیڑھا دیکھ کر سر میں درد ہو جاتا تھا، اگر ذرا بستر پر شکنیں آجائیں تو سر دکھنے لگتا تھا، لیکن ان کو بیوی جو ملی وہ بڑی بد سلیقہ، بد مزاج، پھوڑاؤ ربد زبان تھی، اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو عجیب عجیب طریقے سے آزماتے ہیں اور ان کے درجات بلند فرماتے ہیں، یہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک آزمائش تھی، لیکن انہوں نے ساری عمر اس کے ساتھ نبھایا، اور فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ میرے گناہوں کو شاید اس طرح معاف فرمادیں۔

بیوی کو مارنا بد اخلاقی ہے

عن عبد الله بن رمعه انه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يخطب ثم ذكر النساء فوعظ فيهن فقال: يعمد احدكم فيجلد امراته جلد العبد فلعله يضاجعها من آخر يومه (بخاری، ح ۵۲۰۴)

ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خطبہ ارشاد فرمایا اور اس خطبے میں بہت سی باتیں ارشاد فرمائیں اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ یہ بری بات ہے کہ تم میں سے ایک شخص اپنی بیوی کو اس طرح مارتا ہے جیسے آقا اپنے غلام کو مارتا ہے، اور دوسری طرف اسی سے اپنا ازدواجی تعلق بھی رکھتا ہے، یہ کتنی بد اخلاقی اور بے غیرتی کی بات ہے کہ آدمی اپنی بیوی کو اس طرح مارے جس طرح غلام کو مارتا ہے۔

بہر حال رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور اسوہ حسنہ کی روشنی میں اگر ہم اپنی گھریلو زندگی اپنائیں تو گھر گھر میں امن و امان خوشی و راحت اور سکون و چین میسر ہوگا، اور آج ہم جن مسائل و مشکلات، ڈپریشن کے شکار ہیں ان کا حل اتباع سنت میں مضمر ہے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح اتباع نصیب فرما کر دنیا و آخرت کا آرام و سکون عطا فرمائے۔ آمین